غلام احمد قادیانی

عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا — ان الفضل بید اللہ یوتیہ من یشاء

نمبر ۸۳۵ رجسٹرڈ ایل

تار کا پتہ الفضل قادیان بٹالہ

525

THE ALFAZL
QADIAN

ایڈیٹر غلام نبی

اخبار ہفتہ میں تین بار فی پرچہ تین پیسے

الفضل

قادیان

قیمت سالانہ پیشگی ۔ ششماہی ۔ سہ ماہی

جماعت احمدیہ کا مسلمہ آرگن جسے (۱۹۱۳ء میں) حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح ثانی نے اپنی ادارت میں جاری فرمایا

جلد ۱۲ — مورخہ ۲۵ اپریل ۱۹۲۵ء یوم شنبہ مطابق یکم شوال ۱۳۴۳ھ — نمبر ۱۱۸

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کسی قدر ناساز ہے۔ احباب دعا سے صحت فرمادیں ۲۲/۲۵

حضرت نواب محمد علی خان صاحب اور سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ ۱۴ر اپریل کو دارالامان میں تشریف لے آئے۔

جناب حافظ روشن علی صاحب نے رمضان المبارک میں قرآن کریم کا جو درس شروع کیا ہوا ہے۔ وہ خدا کے فضل و کرم سے ۲۳ر اپریل کو ختم ہو جائیگا۔ قرآن کریم کی آخری تین سورتیں باقی رکھی جائینگی۔ جن کا درس ۲۴ر اپریل کو جمعہ کی نماز کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ دینگے۔ جس کے بعد دعا ہوگی۔

قادیان کی لوکل کمیٹی فطرانہ عید وصول کر رہی ہے۔ تاکہ غرباء کو عید سے قبل تقسیم کر دیا جائے۔

نامہ نیر

احمدیت دنیا کے کناروں تک

(جناب مولوی عبدالرحیم صاحب نیر کے قلم سے)

(گذشتہ سے پیوستہ)

گولڈ کوسٹ

ہمارے افریقن بھائی جن کو اللہ تعالیٰ نے مارچ ۱۹۲۱ء میں مسیح موعود کی غلامی کا فخر بخشا۔ اپنے اخلاص میں ترقی کر رہے ہیں۔ اپنی مساجد کی تکمیل کر رہے ہیں۔ مدرسے تیار ہو رہے ہیں۔ گولڈ کوسٹ کی جماعت میں حصہ کثیر (Fanti) فینٹی لوگوں کا ہے جو جنگجو اشانٹی قوم کے بعد دوسری بہادر قوم ہے۔ میں نے ان مخلصین کے حلقوں میں بہت خوشی کے دن گذارے ہیں۔ وہ سیاہ سروں میں روشن آنکھیں جو شوق کی نظروں سے میرے پژمردہ چہرہ کو دیکھ کر خوش ہوئیں۔ اب بھی میری طرف دیکھ رہی ہیں۔ اور وہ سریلی آوازیں جو رات کی تاریکی میں وطن سے دور افکار میں ڈوبے ہوئے مسافر کے قلب میں مسرت کی امواج موجزن کرتی تھیں۔ اب بھی میرے کانوں میں آتی ہوئی معلوم ہوتی ہیں۔

اباکوا

ہاں یہ لوگ ترقی کر رہے ہیں۔ 'اباکوا' نام ایک گاؤں ہمارے مرکز سے ۹۰ میل دور ہے۔ وہاں کے لوگ اپنی مسجد کی تکمیل کر چکے ہیں۔ اور ہمارے مبلغ نے اسکے افتتاح کی رسم ۱۲ر فروری کو ادا کی۔ میں اس گاؤں میں ۱۷ و ۱۸ دسمبر ۱۹۲۱ء کو گیا تھا۔ اور اسی جگہ میں نے مولوی محمد علی صاحب کے خطوط ایک شخص کے پاس دیکھے۔ جن میں جناب امیر غیر مبایعین نے اپنے تئیں "امیرالمومنین" کے لقب سے ملقب کیا ہوا تھا اسی جگہ بعض نوجوانوں نے میری آمد پر عربی میں جو گیت گایا۔ اس کے دو فقرے میری ڈائری میں ہیں۔ اور وہ یہ ہیں:۔

مرحبا بک یا ضیف اللہ

قد جاء ما عند اللہ

اس جگہ کے نزدیک ایک گاؤں adelhia اڈیلہیا تھا۔ جہاں کے نمبردار اور رؤساء نے اسلام اختیار کیا تھا۔ یہ ڈائری میں مفصلہ ذیل الفاظ ہیں:۔

۶

سکنڈی
گولڈ کوسٹ (مرکز اسلام) سالٹ پانڈ
ابا کوا بحر ظلمات
اکیرا (دارالحکومت)

وہ ایک گاؤں اڈلہا نام میں وعظ اور چیف والڈرس کا اسلام۔ تمام دن سلسلہ بیعت جاری اور دو درجن سے زیادہ نومسلم۔ چیف یحییٰ کی بیعت"

اخلاص

دوسرا امر جو مولوی فضل الرحمان صاحب حکیم کی رپورٹ میں درج ہے وہ بعض بھائیوں کا اخلاص ہے۔ چنانچہ مولوی صاحب لکھتے ہیں:۔ "وہ اخلاص ان کے اندر ضرور ہے۔ مگر بیچارے غریب ہیں۔ مثال کے طور پر ایک شخص داؤد نام کا ذکر کرتا ہوں۔ تھوڑا ہی عرصہ ہوا یہ صاحب عیسائیت سے توبہ کر کے اسلام میں داخل ہوئے۔ جس کی وجہ سے انہیں گاؤں کی امارت سے بھی دست بردار ہونا پڑا۔ بیچارے غریب آدمی ہیں۔ لیکن جب عمارات (مدرسہ ومشن سالٹ پانڈ) کے لئے چندہ کہا گیا۔ تو انہوں نے دو ساورن (اشرفی) مجھے دیئے۔ اور لکھا کہ "یہ ساورن اب دن بدن کمیاب ہو رہا ہے۔ میں ۲۵ سال سے یہ ساورن رکھے چلا آتا تھا۔ کہ آئندہ نسلوں کے لئے دیکھنے کے لئے موجود رہے کہ ساورن یہ چیز ہوتی ہے۔ لیکن اب خدا تعالیٰ کے گھر کی تعمیر میں پیش کرتا ہوں" احباب اپنے جفاکش مبلغ اور مخلص افریقن بھائیوں کے لئے دعا فرمادیں۔ اللّٰھم زد فزد۔

نائیجیریا

جماعت نائیجیریا کو ایک طرف اپنے مدرسہ کی مضبوطی کی فکر ہے۔ کیونکہ مسیحی مدارس سے مسلمان بچوں کو نکال دیا گیا ہے۔ اور دوسری طرف جہلا کی مخالفت سے مقابلہ ہے۔ ایک مزید مرتد کی وجہ سے سابقہ مرتدین کو مدد مل گئی ہے۔ اور جامع مسجد احمدیہ کے متعلق عدالت میں مقدمہ دائر ہے۔ احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ جماعت کی حفاظت کرے کیونکہ احمدیت کی مضبوطی میں اسلام کی حفاظت ہے۔ ورنہ آج تک مسیحیت ساحل کے تمام قصبوں کی طرح لیگوس کو بھی کھا چکتی۔ مساجد کی جگہ (اللہ نہ کرے) گرجے نظر آتے۔ میں نے اپنے وقت کا ایک بڑا حصہ مسلمانوں کے تنازعات مٹانے میں صرف کیا۔ اور مساجد جو بند تھیں۔ ان کو کھلوایا۔ مگر صلح ہوتے ہی بدبختی سے مسلمان سیاہی مسیحیوں اور لامذہبوں کے ہاتھ میں پھنس گئے۔ اور محسن کشی کا ارتکاب کیا۔ باوجود مشکلات جماعت اللہ کے فضل سے ترقی کر رہی ہے۔ تازہ رپورٹوں کا اقتباس حسب ذیل ہے:۔

پریزیڈنٹ صاحب جناب زکریا کے صاحبزادہ مسٹر عبدالحمید تینیو بیرسٹری کی تعلیم کے لئے ولایت تشریف لیجا رہے ہیں۔ مسٹر بیڈا بھی قانون ہی کی تعلیم کے لئے جانے کا قصد رکھتے ہیں۔ چیف امام محمد ڈابرے کو بفضلہ تعالیٰ اب کامل صحت ہے۔ ہم کو جلسہ سالانہ کے حالات پڑھ کر بہت خوشی ہوئی۔ ہم دعا کرتے ہیں۔ کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی اور آپ کے اصحاب کو اللہ تعالیٰ لمبی اور کامیاب زندگی عطا کرے۔ الٰہی ہمارے امام اور اسکے رفقاء پر برکتوں کی بارش نازل کر۔ آمین"

جماعت لیگوس کے تین ڈویژن ہیں۔ ڈویژن سوم کے سکرٹری صاحب لکھتے ہیں:۔

"ہمارے حلقہ میں جماعت خدا کے فضل سے آہستگی کے ساتھ ترقی کر رہی ہے۔ گذشتہ چند ماہ میں ۱۶۰ ممبر ہوگئے ہیں۔ لیپے ٹیڈو جلد انشاء اللہ کامل طور پر احمدی حلقہ بن جائیگا۔ نوجوانوں پر ہم آہستہ آہستہ اثر ڈال رہے ہیں۔ اور جلد ان کے قلوب کو تسخیر کر لینے کی امید رکھتے ہیں۔ انشاء اللہ۔

دوسرے ڈویژنوں میں بھی ترقی ہو رہی ہے۔ مجھے امید ہے۔ کہ اگر ہمیں ایک اور مبلغ مل جائے تو ہم اپنے مخالفین کو فتح کر سکینگے۔ ہم نے سنا ہے کہ آپ اپنے ساتھ مدرسہ کے لئے پرنسپل لیکر آنے والے ہیں۔ اور انگیا تا کی نئی عمارت کا اس سال کسی وقت آکر افتتاح کرینگے" شمالی نائیجیریا میں کانو کے امام شمس الدین ایبو قوم کے علاقہ میں حسب الحکم حضرت خلیفۃ المسیح تبلیغ کے لئے جائینگے۔ جماعت کے دوست ان لوگوں کے لئے دعا کریں۔ یہ بہت محنتوں سے بویا ہوا پودا خدا کرے کہ خزاں کے جھونکوں سے محفوظ رہے۔ لیگوس میں ہماری مضبوطی کل مغربی افریقہ میں مضبوطی ہے۔ کیونکہ یہ مقام مغربی افریقہ کا لنڈن ہے۔ بعض لوگ دین میں سست ہو گئے ہیں۔ اور ایک خط میں لکھا ہے:۔ "فادر! واپس آجاؤ۔ لوگ خدا سے کئے ہوئے وعدہ کو توڑ رہے ہیں"

مشرق وہند

آبنائے کی بستیوں سے ایک معزز حضور خلافت میں عریضہ نیاز لکھتے ہوئے یوں اظہار اخلاص کرتے ہیں:۔ "خدائے برتر کے ایک غلام کی عاجزانہ درخواست اور اس عریضہ نیاز کے لکھنے کی واحد محرک یہ خواہش ہے کہ میں اپنی زندگی حضور کے قدموں میں ڈالدوں مجھے دنیا میں حضور کا پاک وجود ایک مقدس چیز نظر آتا ہے۔ اور میں درخواست کرتا ہوں کہ پیارے امام! مجھے اپنے خدام میں شامل کرلیں۔ اور مجھ پر نظر ترحم فرمائیں۔ میں حضور کا چاکر جہالت کی نیند میں سو رہا تھا۔ مجھے ریویو آف ریلیجنز کی روشنی نے نیند سے بیدار کیا۔ میں دیکھ لیا اور یقین کر لیا ہے کہ ہمارے یہاں کے علماء کی تعلیم بوسیدہ ہے۔ مجھے جس طریق سے حضور اپنے خدام میں شامل کرنا چاہیں۔ اور احمدیت میں قبول فرمائیں۔ میں ہر طرح حاضر ہوں۔ اور تعمیل احکام کے لئے حاضر ہوں۔

ایسا ہو کہ اللہ تعالیٰ کی برکات کا نزول احمدی بھائیوں پر ہو۔ آمین۔

سیلون

جزیرہ لنکا کی جماعت سیتاجی کی طرح جسے دیو اور اس کے دشمن راون کے پیروؤں کے ہاتھوں ظلم وستم کا تختہ مشق ہے۔ مگر باوجود مخالفت وہ اپنی زندگی کا ثبوت دے رہے ہیں۔ سیلون کے اخبارات میں بھی ہندوستان کی طرح مسئلہ سنگساری کی حمایت پر پیغمبر اسلام کے اندرونی دشمنوں کی طرف سے مضامین شائع ہو رہے ہیں۔ اور اسلام کے گھر کی واحد محافظ جماعت ان کی تردید کر رہی ہے۔ جماعت سیلون کو غیر مسلم جماعتوں کی طرف سے شہدائے کابل کی قربانی پر ہمدردی کے خطوط آئے ہیں۔ اور اخبارات نے حکومت افغانستان کے سفاکانہ فعل پر اظہار نفرت کیا ہے۔ جماعت احمدیہ نے اپنے ایک اجلاس میں گورنر سیلون سر منیگ کو جو واپس ولایت جارہے ہیں۔ مبارکباد دینے کا ریزولیوشن پاس کیا ہے۔ اور آپ کی انصاف پسندانہ روش کی تعریف کی ہے۔ گورنر موصوف نے وہ تمام قیود دور کردی ہیں جو ان سے پہلے گورنر کے زمانہ میں احمدی مبلغین پر مخالفین سلسلہ کی ریشہ دوانیوں کے باعث عاید تھیں (آیندہ سیلون کے گورنر سر ہیو کلفرڈ مقرر ہوئے ہیں۔ جو نائیجیریا کے گورنر تھے۔ اور اس عاجز سے ذاتی تعارف رکھتے ہیں۔ اور جماعت سے خوب واقف ہیں)۔

ایک افسوسناک واقعہ احمدی جنازہ کی بےحرمتی

لنکا سے مفصلہ ذیل افسوسناک واقعہ کی خبر ہے۔ جو غیر احمدی مسلمانوں کا حقیقتاً جنازہ ہے" اخبار سیلون ڈیلی نیوز" لکھتا ہے:۔

"گمپولا نام قصبہ میں ایک احمدی عورت کا انتقال ہو گیا۔ دیرینہ خیالات کے مسلمانوں نے میت کے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کئے جانے کی مخالفت کی۔ چونکہ احمدیوں کی تعداد اس جگہ صرف نصف درجن ہے۔ اور وہ بھی غریب ہیں اسلئے ان کو بہت ایذا دی جاتی رہی ہے۔ اس لئے اس موقعہ پر حکام پولیس نے فساد کے خطرہ سے اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس کو تار دیکر بلالیا۔ اور ایک درجن سپاہی اور ایک سارجنٹ راستہ پر مقرر کر دیئے گئے۔ اور لوگوں کا مجمع کثیر جمع ہو گیا۔ اور کانڈی۔ کولمبو۔ نگامبو سے احمدی جماعت کے لوگ تجہیز و تکفین کے لئے آگئے۔ اور پولیس کی نگرانی میں میت دفن کی گئی۔

کیا مسلمان ہندوستان یا بیرونی نوآبادیوں میں ان حرکات کی موجودگی میں غیر مسلموں سے کسی عزت ووقار کی توقع رکھ سکتے ہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان - ۲۵ اپریل ۱۹۲۵ء

احمدیوں کا غلبہ آریوں پر

(از مولوی عمر الدین صاحب شملوی)

مشیت ایزدی کے ماتحت "وید بھگوان" کے لئے یہ زمانہ بالکل ناموافق ہے۔ کیونکہ اس زمانہ کا اوتار محمد رسول اللہ صلعم کے غلاموں میں سے پیدا ہوا۔ جس نے قرآن مجید کی صداقت و زندگی کو دلائل یقینیہ اور نشانات الٰہیہ کے ساتھ ایسا ثابت کیا ہے کہ وید کے پیروؤں کو محمد رسول اللہ کے ادنیٰ خدام کے سامنے کھڑے ہونے کی طاقت نہیں۔ کہاں وہ سوامی دیانند کے بے باکانہ اعتراضات اور آریوں کا مسلمانوں کے منہ آنا اور ان کو ہر جگہ مقابلہ کے لئے بلانا اور کہاں آج یہ حالت ہے کہ سوامی شردھانند جی جو آجکل آریہ سماج کے سرتاج اور سوامی دیانند جی کے قائمقام ہیں۔ اعلان فرماتے ہیں:۔

(۱) "آریہ سماج کو اپنے دھرم پرچار کے کام میں جس قدر مخالفت احمدیوں کی طرف سے برداشت کرنی پڑتی ہے۔ اور کسی فرقہ محمدی سے نہیں"

(۲) "آریہ سماج کے آگے اگر احمدیوں کا کوئی تعلق ہے تو اس کا ایسا تلخ تجربہ ہے۔ کہ اس کے معاملہ میں ہرگز دخل نہ دیا جاوے"

(۳) "آریہ سماجک بھائیوں سے بھی مجھے اس وقت خاص نویدن کرنا ہے۔ احمدیوں کے ساتھ آپ کے مناظروں کا حال پڑھکر مجھے افسوس ہوتا ہے۔ جنہیں عام مسلمان مرتد اور کافر سمجھتے ہیں۔ ان کے ساتھ مناظرہ کرنے سے کیا فائدہ؟ یہ مٹھی بھر آدمی مسلمانوں کی نظروں میں بچنے کے لئے آپ سے خواہ مخواہ لڑ لیتے ہیں۔ آپ ان کی بےجا خواہش کو پورا کرنے میں کیوں مدد دیتے ہیں"

(تیج اخبار جلد ۳ صفحہ ۲ مجریہ ۲۴ مارچ ۱۹۲۵ء)

سوامی شردھانند جی کے ہم مشکور ہیں کہ انہوں نے قتل مرتد کے خلاف بتقاضائے انسانیت آواز اٹھائی۔ مگر ہمیں افسوس ہے۔ کہ اپنے فرار کا کھلا اقرار کرنے کے باوجود اس کا سبب بالکل غلط بتایا۔ بھلا یہ بھی کوئی وجہ ہے کہ احمدی مٹھی بھر جماعت ہے۔ اور عام مسلمان انہیں کافر یا مرتد سمجھتے ہیں۔ سوامی جی ہم نے تو آپ کے اچھے اچھے آریہ ودوانوں اور مناظروں کے منہ سے سنا ہے۔ کہ ہندوؤں میں سے آریہ اور مسلمانوں میں سے احمدی یہ دو مقابلہ کی جماعتیں ہیں۔ اگر آپ کو میرے بیان پر شبہ ہو۔ تو ایک گواہ تو دہلی میں موجود ہیں۔ یعنی آپ کی سماج کے مایہ ناز مناظر پنڈت رام چند صاحب دہلوی۔ آپ ان سے پوچھ لیں کہ انہوں نے یہ اقرار کیا ہے یا نہیں۔ میرے خیال میں تو اس شہادت کی بھی کیا ضرورت ہے خود سوامی جی کا اپنا پہلا فقرہ ہی ان کے تیسرے فقرے کا جواب ہے۔ کیونکہ وہ پہلے یہ تسلیم کر چکے ہیں کہ کسی فرقہ محمدی سے انہیں دھرم پرچار کے کام میں ایسی مخالفت کا سامنا نہیں ہوتا جتنا احمدیوں سے۔ لہذا اب یہ ماننا پڑا۔ کہ مٹھی بھر مسلمانوں نے ٹڈی دل ہندوؤں کا تبلیغ مذہب کے کام میں ناک میں دم کر دیا۔ اس لئے سوامی جی کو یہ کہنا پڑا کہ آریہ سمجھو! ان مٹھی بھر احمدیوں سے مقابلہ نہ کرو۔

بے شک ہم آریوں کے مقابل تعداد میں تھوڑے ہیں مگر خدا کے فضل سے ہم زندہ نبی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روحانی فیض سے جو بواسطہ مجدد الزمان حضرت احمد موعود ہم تک پہنچا ہے۔ ہم زندہ ہیں۔ اور آریہ سماج پر ہماری فتح ازل سے موعود ہے۔ جس کا اثر بیّن و ظاہر ہے۔ اور سوامی دیانند صاحب کا بیان جو دراصل مخالفانہ بیان ہے۔ وہ بھی ہماری فتح کا شاہد ہے۔ کیونکہ ان کا تلخ تجربہ دوسرے لفظوں میں پُرزور دلائل اور آسمانی تائید کا اقرار ہے۔ باقی رہا۔ ان کا یہ کہنا کہ مسلمان احمدیوں کو کافر جانتے ہیں۔ یہ بھی کوئی وجہ مقابلہ سے ہٹنے کی نہیں ہے۔ وہ ہمیں کافر کہتے ہیں تو ہم کافر ہو ہی گئے اور لوگوں کا کافر کہنا آریوں کے لئے مفید ہے۔ کیونکہ وہ جب ہمارا ساتھ نہیں دیتے۔ تو آریوں کو مقابلہ آسان ہو گیا۔ مگر ہمارا کفر عجیب ہے۔ جو سوامی جی کے دھرم کو ایسا دھکہ لگاتا ہے۔ کہ مسلمانوں کو دھرم کے فیصلہ کے لئے پُرزور چیلنج کرتے ہیں۔ اور جب سب سے پہلے میدان مقابلہ میں "محمود" کا لشکر نظر آتا ہے۔ تو مباحثہ سے بھاگ جاتے ہیں۔ اور بہانہ یہ بتلاتے ہیں کہ میں امن کی فضا کو مکدر نہیں کرنا چاہتا۔ جس کے دوسرے لفظوں میں یہ معنے ہیں۔ کہ آپ کے مہارشی سوامی دیانند جی نے امن کی فضا کو سخت مکدر کر دیا تھا۔ کیونکہ وہ مسلمانوں کے ساتھ مباحثات میں مصروف رہتے تھے۔ اور غالباً آپ کے خیال میں وہ اسوقت چونکہ ہندوؤں کی طرف سے وید ورودھی قرار دئے جا چکے تھے۔ اس لئے وہ ہندوؤں کی نظر میں بچنے کے لئے مسلمانوں سے لڑیں مارا کرتے تھے۔

معلوم ہوتا ہے۔ آپ نے اپنے حال پر یہ قیاس کیا ہے کیونکہ میں نے بہت سے پنڈتوں اور شریف ہندوؤں سے سنا ہے۔ کہ شدھی اور سنگھٹن کا جو جھگڑا آریہ سماج نے شروع کیا ہے۔ اس کی تہ میں بعض خاص لوگ خوب روپیہ کما رہے ہیں۔ اور ان کو یہ تجربہ اپنے پہلے کاموں سے ہوا ہے۔ اور اس طرح یہ لوگ ہندوؤں کی ہمدردی حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ مگر سوامی جی! ہم آپکے ان سب کھیلوں سے خوب واقف ہیں۔ اور جس طرح سلطان محمود کے مقابلہ میں آپ کے سب سے بڑے سنگھٹن کے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے تھے۔ اور بتوں کو شکست ہوئی تھی۔ اسی طرح آج بھی خدا تعالیٰ کی تائید اور نصرت کے ذریعہ موجودہ شدھی اور سنگھٹن روحانی سلطان "محمود احمد" کے لشکر کے مقابل بھی شکست پا چکا ہے۔ اور ایسا ہونا ضروری تھا۔ کیونکہ یہ قرآنی وعدہ ہے کہ

لیظہرہ علی الدین کلہ

یعنے اسلام کو اللہ تعالیٰ تمام ادیان پر غالب کریگا خصوصاً آخری زمانہ میں جبکہ مذاہب کی جنگ ہوگی۔ اور مہدی موعود ظاہر ہوگا۔ سو یہ وہی زمانہ ہے۔ جس میں حضرت مہدی موعود نے باوجودیکہ کفر افواج یزید کی طرح ہر طرف سے اسلام کو گھیرے ہوئے تھا اور جوش مار رہا تھا۔ مگر محمد رسول اللہ کے نائب نے خاص طور پر آریوں کو مخاطب کر کے کہہ دیا ؎

بکارِ دیں نہ ترسم از جہانے
کہ دارم رنگ ایمان محمدؐ

پس سوامی جی آپ کا سنگھٹن ہمیں بزدل نہیں بنا سکتا۔ کیونکہ ہم بھی اسی انسان کامل کے خادم ہیں۔ اور دشمنان دین کے ساتھ مقابلہ میں رنگ ایمان محمدؐ کا نظارہ دیکھے ہوئے ہیں۔ پس ہمیں آپ چھوٹی سی جماعت کہہ کر خوش ہولیں کیونکہ ہم محمد عربی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلام ہیں۔ اور اسلام ہمارا مذہب ہے۔ جو ہمیشہ فاتح رہا ہے

سوامی جی! اسلام کی صداقت پر یہ کتنی زبردست دلیل ہے۔ کہ جب آفتاب رسالت محمدی طلوع ہوا۔ تو اس زمانہ کے سنگھٹیوں نے جو بت پرست تھے۔ نہ چاہا کہ اللہ اکبر کی آواز بلند ہو۔ اس لئے انہوں نے اپنے بتوں کی حمایت میں بڑا زبردست سنگھٹن کیا۔ اور مسلمانوں کی مٹھی بھر جماعت جو صرف تین سو کے قریب تھی۔ بدر کے میدان میں حملہ آور ہوئے اسوقت خدا تعالیٰ کے سب سے بڑے اوتار حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس میدان میں سربسجود ہو کر موعودہ فتح و نصرت کے لئے جناب الٰہی میں التجا کی۔ تو خدا تعالیٰ کو اپنے پیارے اور اسکے غریب اور مظلوم ساتھیوں کے لئے جوش آیا۔ اور فرمایا یہ سنگھٹن جو کہہ رہا ہے۔ ام یقولون

عن جمیع منتصر ہے کہ ہم ایک جماعت ہیں۔ ایک دوسرے کی مدد کرنے والے آپس میں متحد۔ ان کو کہدے :-

سیھزم الجمع و یولون الدبر ہے یعنے جلدی ہی یہ سنگٹھن ہزیمت پاکر جڑسے اکھاڑ دیا جائیگا۔ اور وہ پیٹھ پھیر کر بھاگ نکلیں گے۔ سو ایسا ہی ہوا۔ اور یہ اسلام کی صداقت کی ایسی زبردست دلیل ہے کہ دید کے پیرو اس کی نظیر اپنے وید سے نہیں لاسکتے۔ لائیں کہاں سے وہ تو خدا تعالیٰ کو عالم الغیب مانتے ہی نہیں

بالآخر آریہ سماج یاد رکھے۔ کہ اسلام کے مخالف تمام مذاہب کے لئے موت مقدر ہے۔ اور اب صرف اسلام ہی دنیا میں بڑھے گا۔ اور آریہ سماج کی ہستی تو اس صدی کے اندر ہی اندر مٹ جانے والی ہے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے خدا تعالیٰ سے علم پاکر بیان فرمایا ہے :-

"یہ مت خیال کرو۔ کہ آریہ یعنی ہندو دیانندی مذہب والے کچھ چیز ہیں۔ وہ صرف اس زنبور کی طرح ہیں۔ جس میں بجز نیش زنی کے اور کچھ نہیں۔ وہ نہیں جانتے کہ توحید کیا چیز ہے۔ اور روحانیت سے سراسر بے نصیب ہیں۔ عیب چینی کرنا اور خدا کے پاک رسولوں کو گالیاں دینا ان کا کام ہے۔ اور بڑا کمال ان کا یہی ہے کہ شیطانی وساوس سے اعتراضات کے ذخیرے جمع کر رہے ہیں۔ اور تقویٰ و طہارت کی روح ان میں نہیں۔ یاد رکھو کہ بغیر روحانیت کے کوئی مذہب نہیں چل سکتا۔ اور مذہب بغیر روحانیت کے کچھ بھی چیز نہیں۔ جس مذہب میں روحانیت نہیں۔ اور جس مذہب میں خدا کے ساتھ مکالمہ کا تعلق نہیں اور صدق و صفا کی روح نہیں۔ اور آسمانی کشش اس کے ساتھ نہیں۔ اور فوق العادت تبدیلی کا نمونہ اس کے پاس نہیں۔ وہ مذہب مردہ ہے۔ اس سے مت ڈرو

ابھی تم میں لاکھوں اور کروڑوں انسان زندہ ہونگے۔ کہ اس مذہب کو نابود ہوتے دیکھ لوگے

کیونکہ یہ مذہب آریہ کا زمین سے ہے۔ نہ آسمان سے اور زمین کی باتیں پیش کرتا ہے نہ آسمان کی۔ پس تم خوش ہو۔ اور خوشی سے اُچھلو کہ خدا تمہارے ساتھ ہے۔ اگر تم صدق اور ایمان پر قائم رہوگے۔ تو فرشتے تمہیں تعلیمیں دینگے۔ اور آسمانی سکینت تم پر اترے گی۔ اور روح القدس سے مدد دئے جاؤگے اور خدا ہر ایک قدم میں تمہارے ساتھ ہوگا۔ اور کوئی تم پر غالب نہیں ہوسکیگا۔ خدا کے فضل کی صبر سے انتظار کرو۔ گالیاں سنو۔ اور چپ رہو۔ ماریں کھاؤ اور صبر کرو۔ اور حتی المقدور بدی کے مقابلہ سے پرہیز کرو۔ تا کہ آسمان پر تمہاری قبولیت لکھی جاوے"

(تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۶۵ و ۶۶)

نوجوان لڑکیوں کی تصویروں کے متعلق "جمعیت العلماء" کے اخبار میں اعلان

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب اپنا فوٹو مغربی ممالک میں اس غرض سے بھیجنے کے لئے کھنچوایا کہ علم قیافہ رکھنے والے لوگ آپ کی شکل کو دیکھ کر اندازہ لگا سکیں۔ کہ یہ کسی جھوٹے مدعی کی نہیں ہوسکتی۔ اسوقت ہندوستان کے علماء نے تصویر کو خلاف "شریعت اسلامیہ" قرار دینے میں ایڑی سے لیکر چوٹی تک کا زور لگا دیا۔ اور اس قدر شور مچایا کہ الامان! مگر کچھ عرصہ بعد بڑے بڑے مولویوں نے خود اپنی تصویریں کھنچوانی شروع کردیں۔ اور اب تو ان کی حالت اس حد تک پہنچ گئی ہے کہ "نوجوان اور خوبصورت لڑکیوں" کی تصویریں کھنچوا کر منگوانے لگ گئے ہیں۔ چنانچہ ہندوستان کے علماء کی جمعیتہ کے اخبار الجمعیتہ (۱۸۔ اپریل ۱۹۲۵ء) میں حسب ذیل اعلان بعنوان "ایک لڑکی کی ضرورت" کیا گیا ہے :-

"ایک نوعمر مسلمان کو جو عربی اور انگریزی کا اعلیٰ تعلیم یافتہ اور ڈھائی تین سو روپیہ ماہوار کی جائداد رکھتا ہے۔ ایک ایسی نوجوان اور خوبصورت لڑکی کی ضرورت ہے۔ جو شریف اور خوبصورت ہونے کے ساتھ تعلیم یافتہ بھی ہو۔ اور اگر ہندو سے مسلمان ہوئی ہو۔ تو قابل ترجیح ہوگی۔ درخواستیں معہ تصاویر کے الجمعیتہ کی معرفت آنی چاہیئیں"

ہم نہیں سمجھتے۔ کہ ایسے بے غیرت والدین ہونگے جو اپنی "نوجوان خوبصورت لڑکی" کی تصویر کھنچوا کر "الجمعیتہ" کے دفتر میں اس لئے بھیج دینگے۔ کہ "جمعیتہ العلماء" کا جگھٹا آنکھیں مل مل کے اسے دیکھے۔ اور اس کے حسن و قبح پر بحث و مباحثہ شروع کرے۔ اس وجہ سے اُمید نہیں کہ ہندوستان کے علماء کی طرف سے شائع ہونیوالے اخبار کے اس اعلان کی طرف کوئی شریف گھرانہ توجہ کرے۔ لیکن باوجود اس کے ہم جمعیتہ العلماء ہند سے یہ دریافت کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ کہ کن دلائل شرعیہ کی رو سے نوجوان خوبصورت لڑکیوں کے فوٹو کھنچوانے جائز قرار دئے گئے ہیں۔ اور نوجوان لڑکیوں کے فوٹو منگوا کر دیکھنا شریعت اسلامیہ کے خلاف تو نہیں ہے

اس قسم کے اعلان کا کسی عام مسلمان اخبار میں شائع ہونا بھی سخت معیوب سمجھا جاتا لیکن اب جبکہ یہ ان لوگوں کے اخبار میں شائع ہوا ہے۔ جو اپنے آپ کو دین اسلام کے ستون قرار دیتے ہیں۔ اور جو مسلمانوں کی مذہبی رہنمائی کے مدعی ہیں۔ نہایت ہی قابل شرم اور لائق ملامت بات ہے۔ اور اس سے معلوم ہوسکتا ہے۔ کہ یہ جبہ پوش "علماء" مسلمانوں کی عزت اور شرافت کو خاک میں ملانے کے لئے کیسے کیسے شرمناک افعال کے مرتکب ہو رہے ہیں ✽

مسلمانان ہندو سنی کانفرنس

"آل انڈیا کانفرنس" جس نے اپنے آپ کو سات کروڑ مسلمانان ہند کا قائم مقام قرار دیکر یہ ریزولیوشن پاس کیا تھا۔ کہ کابل میں احمدیوں کی سنگساری کے متعلق گورنمنٹ ہند اور جمعیتہ الاقوام کو کوئی دخل نہ دینا چاہیئے۔ ورنہ یہ مذہبی دست اندازی سمجھی جائیگی۔ اس کے متعلق "الجمعیتہ" (۱۸ اپریل) لکھتا ہے :-

"مراد آباد میں آل انڈیا سنی کانفرنس کے نام سے حضرات اہلسنت کا جو اجتماع عظیم ہوا تھا۔ اس کی طرف ہم نے قصداً کوئی اعتنا نہیں کیا۔ کیونکہ جو مدعیان پیروی سنت اس کانفرنس کے داعی و مہتمم تھے۔ ان کی کافرگری و دشنام بازی کی عادت سے خوب واقف ہیں۔ خصوصاً ان کے صدر صاحب نے جو خطبہ صدارت ارشاد فرمایا ہے۔ اسکو دیکھنے کے بعد تو ہم نے اپنا فرض سمجھا کہ اپنی شرافت اور عزت کی خاطر ان کے منہ نہ لگیں"

اس سے ظاہر ہے کہ "آل انڈیا سنی کانفرنس" کا یہ دعویٰ کہ وہ سات کروڑ مسلمانان ہند کی قائمقام ہے۔ کہاں تک قابل وقعت ہے۔ دوسری طرف یہ سنی جمعیتہ العلماء کو جو کچھ سمجھتے ہیں۔ وہ یہ ہے کہ :-

"جمعیتہ العلماء بریلی کی پاپائی شریعت کے مطابق صرف وہابی اور غیر مقلد ہی نہیں۔ بلکہ گمراہ اور مرتد جماعت بھی سمجھی جاسکتی ہے"

کیا آل انڈیا سنی کانفرنس ان مرتدوں کو سنگساری کی سزا دینے کی کوشش نہ کریگی۔ اگر نہیں تو کیوں؟ اگر گورنمنٹ ہند روک ٹوک ڈالے تو اس موقعہ پر بھی اسے کہہ سکتی ہے کہ یہ ہمارا مذہبی معاملہ ہے۔ اس میں گورنمنٹ کی دست اندازی

تبلیغ کے لئے تفتیش

تبلیغ کے لئے تفتیش کا کام نہایت ضروری ہے۔ جب ہم کسی علاقہ یا قوم کو تبلیغ شروع کرتے ہیں۔ تو ان اقوام یا اشخاص کی تاریخ۔ اخلاق۔ تمدن اور اقتصادی حالات کا علم حاصل کرنا ضروریات سے ہے۔ تا کہ ہم کام کرتے وقت وثوق سے کام کر سکیں اور ہمارا بہت سا وقت اور طاقت ضائع ہونے سے بچ جائے وہ لوگ جو تفتیش کے بغیر کام کرتے ہیں۔ وہ ان کا ہرگز مقابلہ نہیں کر سکتے۔ جو تحقیقات کے بعد کام شروع کرتے ہیں۔ اور دوران تبلیغ میں بھی تفتیش و تحقیقات جاری رکھتے ہیں۔ میں نے بارہا اس کے متعلق لکھا ہے اور دوستوں سے زبانی بھی عرض کیا ہے۔ اور اس کے متعلق تفصیلات بعض دفعہ لکھکر بھی دی ہیں۔ لیکن میں نے دیکھا ہے۔ کہ دوست اس بات کو اکثر فضول سمجھتے ہیں۔ وہ تبلیغ اس کا نام سمجھتے ہیں۔ کہ ایک گاؤں میں گئے اور کسی مسجد یا کسی بازار کے کونہ پر کھڑے ہو کر پیغام حق پہنچا دیا۔ اور پھر اس گاؤں کو اللہ تعالےٰ کے سپرد کر کے کسی دوسرے گاؤں یا شہر میں چلے گئے۔ میں یہ نہیں کہتا۔ کہ یہ تبلیغ نہیں ہے۔ اور ایسا کبھی بھی نہ ہونا چاہیئے۔ لیکن میں یہ ضرور کہوں گا۔ یہ تبلیغ علیٰ وجہ البصیرت نہیں ہے۔ اور اگر حالات اور وقت کی تنگی انسان کو بالکل مجبور نہ کردے۔ تو پہلے بہت سا وقت ہدایات کے مطابق تحقیقات میں لگانا چاہیئے۔ جس طرح قدرت کی چیزوں میں جس چیز کا ہمیں علم ہو جاوے۔ ہمارے ہمدرد و معاون ہو جاتی ہے۔ اور جس چیز سے ہم جاہل ہوں۔ ہمیں نقصان پہنچاتی ہے۔ اسی طرح اقوام کے حالات اور اخلاق ہیں۔ جس وقت تک ہم ان سے جاہل ہوں۔ وہ خاص حالات اور اخلاق ہمارے خلاف کام کریں گے۔ لیکن جب علم پیدا ہو جائے۔ اور ہم ہوشیاری سے اور ہمت سے کام لیں۔ تو وہی حالات و اخلاق ہمارے خادم اور معاون ہو جاتے ہیں۔ ایک بیوقوف پانی میں ڈوب جاتا ہے۔ لیکن عالم اور ہوشیار پانی کی اسی صفت سے فائدہ اٹھا کر اس پر جہاز رانی کرتا ہے۔ اسی طرح ایک تیز گھوڑے کی تیزی ناواقف کے لئے ہلاکت کا موجب ہوتی ہے۔ لیکن ایک ہوشیار چابک سوار کے ہاتھ میں وہی تیزی قابل قدر جوہر ثابت ہوتی ہے۔ اسی طرح اقوام کے حالات اور اخلاق ہیں۔ ہر بات ایک اندھا دھند کام کرنے والے مبلغ کے لئے روکاوٹ اور تکلیف کا موجب ہوتی ہے۔ لیکن وہی خلق ایک غور و خوض اور تفتیش و تحقیق کرنے والے مبلغ کے لئے کامیابی کا ذریعہ ہو سکتا ہے۔

حضرت صاحب نے مجھے علاقہ ملکانہ میں جاتے وقت جو خاص ہدایات دی تھیں۔ ان کا خلاصہ در اصل یہی تھا۔ کہ اندھا دھند کام کر کے مبلغین کے وقت اور طاقت کو ضائع نہ کیا جاوے۔ ان ہدایات پر عمل کرنے کا نتیجہ ہوا۔ کہ باوجود اس کے کہ ہمارے مبلغوں کی تعداد کبھی بھی ۹۰ سے زیادہ نہیں ہوئی۔ لیکن دشمن ہمیشہ ہماری تعداد کو ۵۰۰ سے زائد سمجھتا رہا۔ اور آریوں کو ہر جگہ اور ہر موقع پر ہمارے آدمی کام کرتے نظر آتے تھے۔

ایک دفعہ کا واقعہ ہے۔ کہ میں ایک ساہنسی ڈیرے میں گیا اور ان میں سے ایک کے ساتھ گفتگو شروع کر دی۔ جس کو میں سوال و جواب کے طرز میں درج کرتا ہوں۔

میں:۔ آپ لوگوں میں بھی قبیلے اور فرقے ہیں۔

ساہنسی:۔ ہاں اس علاقہ کے ساہنسیوں کے دو فرقے ہیں۔

میں:۔ ان دونوں گروہوں میں کیا فرق ہے؟

ساہنسی:۔ ایک گروہ ایک مسلمان پیر کا مرید ہے۔ اور دوسرا ایک سکھ گرو کا مرید ہے۔ اور میں اس گروہ سے تعلق رکھتا ہوں جو مسلمان پیر کا مرید ہے۔

میں:۔ اس کے علاوہ اور بھی کوئی فرق ہے؟

ساہنسی:۔ ہم لوگ سؤر نہیں کھاتے۔ اور سکھ گرو کے مرید سؤر کھاتے ہیں۔

میں:۔ ان دو گروہوں کی آپس میں شادی بیاہ ہوتا ہے۔

ساہنسی:۔ کیسے ہو سکتا ہے۔ کیا ہم سؤر کھانے والوں کو لڑکی دے سکتے ہیں؟

میں:۔ جب تم ایک مسلمان کے مرید ہو۔ تو تم بھی مسلمان ہوئے۔

ساہنسی:۔ مسلمان تو نہیں۔ لیکن ہمیں مسلمان ہو جانا چاہیئے۔ افسوس ہے۔ کہ ہمارا پیر ہم سے بیاہ شادی پر وصول کر کے لے جاتا ہے۔ لیکن ہمیں ہدایت نہیں کرتا۔ ہم لوگ اسلام سے بالکل ناواقف ہیں۔ اس بات پر ایک شادی کے موقع پر پیر سے میری لڑائی بھی ہو گئی تھی۔

اس گفتگو سے اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ تفتیش کس قدر مفید ہو سکتی ہے۔ میرے بیان کی ضرورت نہیں۔ ایک غیر مسلم قوم قریباً مسلمان ہے۔ اور ایسے لوگوں کو تبلیغ کرنے کا طرز ان لوگوں سے بالکل مختلف ہوگا۔ جو سؤر کھاتے ہیں۔ اور ایک سکھ گرو کے مرید ہیں۔ اسی طرح جیسے انسانوں کے اخلاق ہوتے ہیں ویسے قوموں کے اخلاق ہوتے ہیں۔ مثلاً میں نے دیکھا ہے کہ ایک جری اور فراخ دل آدمی بات کو جلدی مانتا ہے۔ چونکہ اس کے اخلاق میں فراخدلی ہوتی ہے۔ اس لئے ہماری بات کو بھی وہ فراخ دلی سے مان لے گا۔ اور جری ہونے کی وجہ سے بے خوف و خطر اقرار باللسان بھی کرنے لگا۔ لیکن ایک شخص جو تنگ دل اور ڈرپوک ہے۔ اول تو اس کے لئے ماننا مشکل ہے۔ اور اگر مان بھی لیا۔ تو اظہار مشکل ہے۔ اسی طرح بعض علاقے یا قومیں لیڈر ہوتی ہیں۔ اور دوسرے اقوام یا علاقے ان کے ماتحت ہوتے ہیں۔ اسی امر کی بناء پر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو قرآن شریف میں حکم ہوا۔ کہ مکہ کو مسلمان کرنے کی کوشش کرو۔ جب مکہ معظمہ کے لوگوں نے اسلام قبول کر لیا۔ تو تمام عرب نے اسلام قبول کر لیا۔ اور تمام اقوام عرب کی طرف سے مدینہ میں وفود حاضر ہونے شروع ہو گئے۔ اسی طرح میں نے دیکھا ہے۔ کہ سکھ جاٹ دوکاندار ہندوؤں کی نسبت زیادہ آسانی سے مسلمان ہو سکتے ہیں۔ اور ان لوگوں کی خاصی تعداد ہر سال مسلمان ہوتے دیکھی ہے چونکہ سادہ اور آزاد طبع ہوتے ہیں۔ اسلئے برادری کا دباؤ کم مانتے ہیں۔ اور جب حق سمجھ میں آجائے۔ تو کسی کی پرواہ نہیں کرتے*۔ اس سے میرا یہ مطلب نہیں۔ کہ سکھ جاٹوں کا ہر فرد ہندو دوکانداروں کے ہر ایک فرد سے قریب الاسلام ہے۔ بلکہ اس سے میرا صرف اتنا مطلب ہے۔ کہ ایک قابلیت کے مبلغ ایک ہی وقت میں اگر ان دونو قوموں پر علیحدہ علیحدہ لگائے جائیں۔ تو جو سکھوں میں تبلیغ کر رہا ہے۔ اس کو زیادہ کامیابی ہونے کی امید ہے۔ یہ سب باتیں میں نے اس لئے بتائی ہیں۔ کہ باوجود بار بار عرض کرنے کے میں دیکھتا ہوں۔ مبلغین کی رپورٹ میں ان ہدایات کا کوئی اثر نہیں دیکھا جاتا۔ دوستوں کو چاہیئے۔ کہ ہدایات کو غور سے پڑھیں۔ اور ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔

(فتح محمد سیال ناظر دعوت و تبلیغ)

* با اینہمہ تعلیم کا ان پر اثر ضرور ہوتا ہے۔

مخلوط انسان اور صداقت اسلام

اخبار سیاست مورخہ ۱۷ اپریل ۱۹۲۵ء میں حسب ذیل خبر شائع ہوئی ہے۔ "امرت سر میں ہاتھی دروازہ کے باہر چند روز سے ایک عجیب الخلقت انسان کی نمائش کی جا رہی ہے۔ جس کی خلاف معمول تین ٹانگیں ہیں۔ نصف حصہ جسم میں اندری ہے۔ اور نصف حصہ میں عورت کی شرمگاہ ہے۔ یعنی یہ مخلوق زنانہ اور مردانہ علامات کا مجموعہ ہے۔ باقی ماندہ اعضاء انسانی بدستور حسب معمول ہیں"

بعض لوگ تو اس کو واقعی نمائش کے طور پر دیکھ رہے ہونگے۔ لیکن بعضوں کے لئے وہ ظاہری نمائش سے زیادہ حقیقت رکھتا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے اپنی خاص مشیت سے حضرت مسیح کو بن باپ پیدا کیا۔ یہ کوئی ایسا مسئلہ نہ تھا۔ کہ اس میں بہت سی پیچیدگیاں پیش آئیں۔ اور تھوڑے سے تدبر سے حل ہو سکتا تھا۔ مجھے اس وقت اس بحث میں جانے کی ضرورت نہیں۔ عیسائیوں نے اس طرح کی پیدائش کے باعث حضرت عیسےٰ کو ابن اللہ قرار دے دیا۔ اس کے مقابلہ میں اب جب کہ سائنس نے پردے

ابنیت اور رفع جسمانی کے مسائل اپنے لفظی معنوں میں صحیح ثابت نہ ہو سکے۔ تو ایک اور گروہ غلو سفروں کا پیدا ہو گیا۔ جس نے حضرت مسیح کے بن باپ پیدا ہونے سے انکار کر دیا۔ پہلے گروہ نے اپنے انتہائی اخلاص میں مسیح کو خدا کا بیٹا بنایا اور آسمان پر بٹھایا۔ تو دوسرے نے انتہائی منافرت میں اصلیت کو بھی چھوڑ دیا۔ حالانکہ عقلمندی یہ تھی۔ کہ میانہ روی اختیار کیجاتی بلاشک حضرت مسیح بغیر باپ پیدا ہوئے۔ لیکن یہ کوئی ایسی بات نہ تھی۔ کہ خاص طور پر قانون قدرت کے برخلاف ہوتی اور حضرت مسیح کو خدا کا بیٹا بنا دیتی یا آسمان پر بٹھا دیتی؀

حضرت مسیح موعود (خدا تعالےٰ ان کی روح پر ہزار ہزار برکتیں نازل کرے) جب مبعوث ہوئے۔ تو آپ نے اس حقیقت کو واضح فرمایا۔ کہ بغیر باپ پیدا ہونا کوئی ایسی بات نہیں جس سے انہیں خدا کا بیٹا سمجھا جائے۔

تاریخ میں بہت سی ایسی مثالیں ملتی ہیں جن سے پتہ لگتا ہے۔ کہ حضرت مسیح کے علاوہ بعض اور انسان بھی ایسے پیدا ہوئے ہیں۔ جو بغیر باپ کے تھے۔ پھر بعض کیڑوں میں بھی یہی کیفیت دیکھنے میں آتی ہے؀

علم الحیوانات کے ماہرین نے انسان کی چار خلقتیں شناخت کی ہیں۔ (۱) مرد (۲) عورت (۳) مخنث۔ اور (۴) ہرمیفروڈائیٹ۔

خلقت نمبر۴ وہ جنس ہے۔ جس میں مرد اور عورت دونوں کے اعضاء مخصوصہ اور خواہشات پائی جاتی ہیں۔ اور اس قابل ہو سکتی ہے۔ کہ بغیر اختلاط جنس غیر بچہ پیدا کر لے۔ یہی [illegible] ہے۔ جس کا ذکر اوپر کیا گیا ہے۔ ماہرین کا خیال تھا۔ کہ یہ جنس عالم تصور میں تو موجود ہے۔ لیکن ابھی تک ظاہر نہیں ہوئی۔ لیکن ان کو کیا معلوم تھا کہ ہر ایک چیز کے ظہور کا ایک وقت ہوتا ہے۔ اب عالم تصور کا خیال عالم شہود میں آ گیا۔ اور ثابت ہو گیا۔ کہ کوئی وجہ نہیں۔ کہ ہم حضرت مسیحؑ کو بغیر باپ پیدا ہونے کی حیثیت سے ابن اللہ کا درجہ دیں یا آسمان پر بٹھا دیں۔ پھر اس گروہ کے لئے بھی اس میں کافی جواب ہے۔ جو یہ خیال کرتا ہے۔ کہ بغیر باپ کے پیدا ہونا ناممکن الوقوع ہے؀

مخالفین اسلام اعتراض کرتے ہیں۔ کہ اسلامی شریعت من جانب اللہ اور مکمل کس طرح ہو سکتی ہے۔ اس سے تو نقص لازم آتا ہے۔ یعنی انسانی ترقی کو محدود کر دیا گیا ہے۔ لیکن وہ نہیں جانتے۔ کہ اس میں وہ کمال ہے۔ کہ جو جو علمی انکشافات صحیح ذرائع سے معلوم ہونگے۔ وہ عین اسلامی شریعت کی تائید کرینگے۔ اور یہی اس کے مکمل اور من جانب اللہ ہونیکی دلیل ہے؀

خاکسار۔ ڈاکٹر محمد رمضان خان

منافقین کی ضرر رسانیاں

اللہ تعالےٰ کے وعدوں کے مطابق جوں جوں سلسلہ احمدیہ ترقی کرتا جاتا ہے۔ اور جماعتوں میں وسعت ہوتی جاتی ہے۔ منافقین کو بھی سلسلہ حقہ میں شمولیت کے لئے وسعت اور گنجائش ہوتی جاتی ہے۔ ایک وہ زمانہ تھا۔ کہ احمدی کے نام کو ہم ترستے تھے۔ اور اگر کوئی ملازم یا وکیل تبدیل ہو کر یا کوئی مسافر پنجاب ہندوستان یا کشمیر سے ہمارے علاقہ میں آ جاتا۔ تو ہمارے لئے ایک غیر مترقبہ نعمت کی طرح ہو جاتا۔ اور اس قدر خوشی حاصل ہوتی۔ کہ جیسے کسی دنیادار کو کسی بڑے اعزاز یا مال یا منافعہ کے حاصل ہونے پر ملسکتی ہے۔ اور احمدی کہلانا یا احمدیت کا اعلان ایک بڑے باہمت اور بہادر آدمی کا کام ہوتا تھا۔ مگر آج وہ زمانہ ہے۔ کہ ایسے لوگ بھی شامل سلسلہ ہو جاتے ہیں۔ جن کو دین و ایمان سے کچھ سروکار نہیں ہوتا۔ اور نہ وہ احمدی ہوتے ہیں۔ مگر بعض خاص اغراض رکھتے ہوئے احمدیت کا جامہ زیب تن کر لیتے ہیں۔ اور یہ کئی قسم کے لوگ ہوتے ہیں؀

(۱) بعض ایسے ہوتے ہیں۔ جن کے احمدیوں کے ساتھ خاص اغراض ہوتے ہیں۔ اور ان کو پورا کرنے کیواسطے احمدیوں میں شامل ہو جاتے ہیں؀

(۲) اور بعض ایسے ہوتے ہیں۔ جو باہر رہ کر اس طرح امن حاصل نہیں کر سکتے۔ جیسا کہ وہ ہم سے مل کر اور احمدی کہلا کر امن و آرام حاصل کر سکتے ہیں؀

(۳) اور بعض دفعہ ایسی صورتیں بھی پیش آئی ہیں۔ کہ ان کا مطلب صرف ریشہ دوانی اور ضرر رسانی ہی ہوتا ہے اور بعض نے تو سی۔ آئی۔ ڈی کی شکل میں شمولیت اختیار کی ایسی ایسی مثالیں قرآن شریف میں بھی موجود ہیں جو منافقین کے ذکر میں وارد ہیں۔ جیسا کہ:۔

(الم تر الی الذین نھوا عن النجوی ثم یعودون لما نھوا عنہ ویتناجون بالاثم والعدوان ومعصیت الرسول الخ سورہ مجادلہ پارہ ۲۸۔

فاذا برزوا من عندک بیت طائفۃ منھم غیر الذی تقول واللہ یکتب ما یبیتون۔ سورہ نساء پارہ ۵؀

قادیان شریف تو ایک دارالخلافہ ہے۔ وہاں پر تو بہت کچھ گنجائش ہو سکتی ہے۔ ہماری چھوٹی چھوٹی جماعتوں میں بھی کئی ایسے لوگوں سے ہم نے نقصان اٹھایا ہے۔ پھر ان لوگوں کے افعال اور چال چلن کے باعث احمدی بدنام ہوتے رہے کیونکہ اوروں کو کیا خبر ہے۔ کہ یہ شخص احمدی نہیں ہے۔ پس یہی مشہور ہوا۔ کہ فلاں جگہ پر فلاں احمدی نے یہ کام کیا۔ اس کے علاوہ ایسے لوگ گورنمنٹ میں بھی احمدیوں کو بدنام کر دیتے ہیں۔ مثلاً خلافت اور ہجرت کی شورش میں بعض جگہ ایسے ہی احمدی کہلانے والوں نے تمام علاقہ کے احمدیوں کو بدنام کیا۔ بعض لوگ جو دل میں احمدیوں سے بغض رکھتے اور احمدیت کے پکے دشمن تھے۔ بعض موقعوں اور مثالوں سے فائدہ اٹھا کر انہوں نے احمدیوں کے خلاف جھوٹی مخبریاں کیں۔ اور یہ بھی کہدیا۔ کہ میں تو احمدیوں کا دوست یا خود مرزا صاحب کا معتقد ہوں۔ حالانکہ احمدی جماعت جیسا کہ ان مخالف تحریکات سے حسب ہدایات و احکام امام و پیشوا خود الگ رہی ہے۔ اسی طرح اس امر میں بھی حصہ نہیں لیا۔ کہ کسی کے خلاف جھوٹا یا سچا واقعہ کسی افسر کو جتلا کر انعام و اکرام حاصل کرے۔ بخلاف مولویان مخالفین کہ ایک طرف شورش اٹھاتے رہے۔ اور دوسری طرف خیر خواہ سرکار بن کر کچھ سچ اور کچھ جھوٹ بتلاتے رہے۔ خود ہم نے اپنے مواضعات میں کئی مخالف تحریکات کو مختلف تدابیر سے دبایا ہے۔ مگر نہ کبھی افسر کو اپنی کارکردگی دکھائی اور نہ کسی کے خلاف انگشت نمائی کی۔ ہاں اپنے آقا اور مرشد کی ہدایات کے مطابق ہم نے حتی الوسع ایسی تحریکات کے روکنے میں کوشش کی۔ جو کہ امن عامہ اور گورنمنٹ عالیہ کے منشاء کے خلاف تھیں؀

(خاکسار سرور شاہ از مقام داتہ مانسہرہ۔ ضلع ہزارہ)

وصیت کرنیوالوں کیلئے ضروری ہدایات

اکثر دوست دریافت کرتے ہیں۔ کہ رسالہ الوصیت اور ضمیمہ الوصیت میں آمدنی کی وصیت کرنیکا کوئی ذکر نہیں۔ اور جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آمدنی کا حصہ وصیت میں دینے کیلئے کہیں نہیں لکھا تو اب ایسا کیوں کیا جاتا ہے۔ بلکہ بعض دوستوں نے جنہوں نے ماہواری آمدنی کی وصیت کی ہوئی ہے حصہ آمد بھیجنا بند کر دیا ہے اور وہ اپنی اس قسم کی وصیت کو محض اس بناء پر کہ رسالہ الوصیت میں اس کا ذکر نہیں منسوخ کرانا چاہتے ہیں۔ اور بعض وہ احباب ہیں۔ کہ انکو غیر منقولہ جائداد کی صورت میں رجسٹری کرانے کے لئے عرض کیا جاتا ہے۔ تو ان میں سے بھی بعض احباب کہدیتے ہیں۔ کہ یہ نیا قانون تیار کر لیا گیا ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وقت میں نہ تھا۔ پس ان باتوں کو مد نظر رکھتے ہوئے جب میں نے تحقیقات کی تو مجھے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت مولوی نور الدین صاحب خلیفۃ المسیح اوّل اور مولوی محمد علی صاحب سابق سکرٹری انجمن احمدیہ قادیان کے دستخطوں سے ایک ریزولیوشن جو مورخہ ۲۹ جنوری ۱۹۰۶ء کو پاس ہوا مل گیا ہے۔ جسکو میں ان سب احباب کیلئے اور باقی جماعت کے تمام دوستوں کی آگاہی کے لئے شائع کرتا ہوں؀ (محمد سرور شاہ افسر مقبرہ بہشتی)

۲۔ جو احباب کوئی جائداد نہیں رکھتے۔ مگر کوئی آمدنی کی سبیل رکھتے ہیں۔ وہ اپنی آمدنی کا کم از کم ۱/۱۰ حصہ ماہوار انجمن کے سپرد کریں۔ یہ ان کا اختیار رہے۔ کہ جو چندے وہ سلسلہ عالیہ کی امداد میں اس وقت دیتے ہیں۔ ان کو اس ۱/۱۰ حصہ میں شامل رہنے دیں۔ یا الگ کر دیں۔ اگر وہ اپنے موجودہ چندوں کو اس ۱/۱۰ حصہ میں شامل کرنا چاہتے ہیں۔ تو جس طرح وہ چندہ بھیج رہے ہیں بھیجتے رہیں۔ البتہ ان چندوں کو منہا کر کے وہ بقیہ رقم فنانشل سکرٹری مجلس کارپرداز مصالح قبرستان کے نام بھیج دیں۔

دستخط حضرت مسیح موعود علیہ السلام مرزا غلام احمد

خاکسار محمد علی سکرٹری ۲۹ جنوری ۱۹۰۶ء نورالدین

انسداد شراب نوشی

تمام مذاہب عالم میں سے صرف اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جس نے مذہبی طور پر شراب پینے کی مخالفت کی ہے۔ دیگر مذاہب میں نہ صرف اس کی اجازت ہے۔ بلکہ بعض مذہبی تقریبات پر اس کا استعمال کرنا ضروری قرار دیا ہے۔ مگر اب دنیا مجبور ہو رہی ہے۔ کہ اس بارے میں اپنے مذہبی احکام کو پس پشت ڈال کر اسلامی حکم پر عمل پیرا ہو۔ اس کا کسی قدر پتہ مخزن پرہیزگار بابت جنوری ۱۹۲۵ء کے حسب ذیل چند فقرات سے لگ سکتا ہے۔

(۱) جو شہر تجارت کے مرکز ہیں ایک مہلک دشمن کے عادی ہوتے جاتے ہیں۔ جو انکے آستین کا سانپ ہو کر گھسا ہوا ان کی بیخ کنی کر رہا ہے۔ اور وہ اس کے آغوش میں خواب غفلت میں پڑے ہیں۔ غرض میری یہ ہے۔ کہ یہ موذی دشمن شرابخوری اور مے نوشی ہے جو اس اعلے کوشش یعنی تجارت کی مانع ہے۔ (۲) ۱۹۰۱ء میں نیویارک کے ڈاکٹر مکنیکل صاحب نے اس امر پر تحقیقات کرنی شروع کی۔ کہ آیا بچوں کی دماغی قوت پر موروثی اعتبار سے شراب پینے کا کیا اثر ہوتا ہے۔ لہذا ....۲ والدین میں سے حسب تحقیقات یہ دریافت ہوا۔ کہ عادی میخوروں کے بچے ۵۳ فیصدی اور پرہیزگار والدین کی اولاد ۱۰ فیصدی کند ذہن پیدا ہوئی۔ (۳) شراب کے استعمال کرنے والے اکثر اوقات انواع اقسام کی بیماریوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ اس کا سبب یہ ہے۔ کہ خون بگڑ جاتا ہے۔ دل جگر۔ گردہ۔ پھیپھڑے وغیرہ سب نحیف اور کمزور ہو جاتے ہیں۔ (۴) اموات کے متعلق جو تحقیقات کی گئی ہے۔ اس سے یہ بات معلوم ہوتی ہے۔ کہ شراب پینے والوں کے درمیان دگنی موتیں ہوتی ہیں۔ بہ نسبت انکے جو اس کا استعمال بالکل نہیں کرتے۔ (۵) امریکہ میں تین برس کے عرصہ میں حکام نے ....۱۷ سے زیادہ گرفتار کئے۔ مختلف میعاد سزا کا مجموعہ ....۵ سال کا ہوا۔ اور اس درمیان میں شراب انگوری۔ جو اور دو آتشہ۔ کے ....۹۰ گیلن پکڑے گئے۔ اور تخمیناً ۱۱۰۷۷ موٹر اور ۴۴ کشتیاں اور جہاز جن پر چوری سے شراب لائی گئی تھی پکڑے گئے اور ۳۸۲۰۰ مجرمان کا چالان

528

ہندوستان کی خبریں

شملہ ۱۶ر اپریل۔ گورنمنٹ ہند نے وزیر ہند کے مشورہ سے فیصلہ کیا ہے۔ کہ انڈین ٹریٹوریل فورس کے افسروں کو اس مالی سال میں اس ٹریننگ کے علاوہ جو انڈین ٹریٹوریل فورس ایکٹ کے ماتحت انہیں ملے گی۔ مزید ٹریننگ دی جائے۔ سال ۲۶-۱۹۲۵ء میں مندرجہ بالا امدادت پر صرف کے لئے ایک لاکھ ۲۸ ہزار ۱۴۰ روپیہ کی منظوری ہوئی ہے۔ ٹریٹوریل فورسز کے عوالداروں کو بھی مزید دو ماہ ٹریننگ حاصل کرنی پڑے گی۔ جس کے لئے ۱۳۰۰۰۴ روپیہ علیحدہ مقرر کیا گیا ہے ٭

سوامی درویکانند کے بھائی ڈاکٹر بھوپندر ونا تھ دت جو سربر آوردہ جلاوطنوں میں سے تھے۔ برطانوی گورنمنٹ نے ۱۶ سال کی جلاوطنی کے بعد ہندوستان واپس آجانے کی اجازت دیدی ہے ٭

گورنمنٹ ہند نے صاحب وزیر ہند کی منظوری سے متوفی ہندوستانی سپاہیوں کے بچوں کو پنشن اور الاؤنس دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ پنشن انہیں ۱۶ سال کی عمر تک یا جب تک شادی نہ ہو ملیگی ٭

دیوان چمن لال ممبر لیجسلیٹو اسمبلی ۱۵ر اپریل کو یورپ تشریف لے گئے ہیں۔ تاکہ جنیوا میں بین الاقوامی لیبر کانفرنس میں ہندوستانی نمائندگان کو اپنے مشورہ سے مدد دیں ٭

کراچی۔ ۱۸ر اپریل۔ کل لوکو درکشاپ کے ۹۷۵ اور کیریج شاپ دوسری جگہ کے ہڑتالیوں کی ہمدردی میں نارتھ ویسٹرن ریلوے کے ۱۳۰۰ آدمیوں نے کام چھوڑ دیا۔ اس وقت تک ریل گاڑیوں کی آمد و رفت میں کوئی خرابی پیدا نہیں ہوئی ہے ٭

امرتسر۔ ۱۸ر اپریل جو اطلاعات یہاں موصول ہوئی ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ کینیڈا کے شہیدی جتھے کے جتھے دار اور نائب جتھے دار کو قانون اسلحہ کے ماتحت نابھہ کے حدود میں بغیر لائسنس کے تلوار رکھنے کے الزام میں تین تین سال کی قید با مشقت کی سزا ہوئی ہے ٭

بمبئی ۲۰ر اپریل۔ بمبئی کی پولیس کو اطلاع ملی ہے۔ کہ ہز ایکسیلنسی وائسرائے نے مسٹر باوله کے قتل کے مقدمہ کو کسی دوسرے صوبہ میں منتقل کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ اب مقدمہ کی باقاعدہ کارروائی عدالت عالیہ بمبئی میں ۲۷ر اپریل سے شروع ہوگی

مہاراجہ صاحب گوالیار نے جذامیوں کی امدادی ایسوسی ایشن کی ہندوستانی کونسل کو جذامیوں کی امداد کے فنڈ میں ساٹھ ہزار روپیہ کا شاندار دان دیا ہے ٭

ممالک غیر کی خبریں

لگوس۔ ۱۵ر اپریل۔ نائجیریا میں شاہزادہ ویلز کا نہایت پرتپاک خیر مقدم کیا گیا ٭

قاہرہ۔ ۱۵ر اپریل۔ آج کل اخبار اس تحریر کو نمایاں خصوصیت دے رہے ہیں۔ جس کو اٹالوی الٹی میٹم "بنام مصر" کہا جاتا ہے۔ اس میں اطالیہ نے درخواست کی ہے۔ کہ سرحد مصر و طرابلس الغرب کی تحدید اس مفاہمہ کی بنا پر کر لی جائے۔ جو ملنر اور شیو توجہ کے درمیان طے ہوا تھا۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ اطالوی مطالبہ سے مصر کے سیاسی لیڈر متحیر ہو رہے ہیں۔ حکومت مصر نے یہ جواب دیا ہے۔ کہ وہ سرحد کی حد بندی معاہدہ ملنر کے مطابق نہیں کر سکتی۔ کیونکہ اس معاہدہ کی گفت و شنید میں حکومت مصر شریک نہیں تھی۔ لیکن مصر اس بات پر رضامند ہے۔ کہ بات چیت کر لی جائے ٭

قسطنطنیہ۔ ۱۷ر اپریل۔ مجلس مندوبین نے اخبار طنین کے ترکی ایڈیشن کی اشاعت روک دی ہے۔ اور عملہ کے دو اشخاص گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ نیز ایک ممتاز کرد سردار سید عبد القادر سابق رکن مجلس ملی کو ان کے خاندان کے چند افراد کے ہمراہ گرفتار کر لیا گیا ٭

صوفیہ ۱۷ر اپریل۔ موسیو گورگیف کی مراسم جنازہ سوینٹ ڈیلیا کے گرجے میں ادا کی گئیں۔ ان مراسم کے دوران میں بم پھٹ گیا۔ ایک سو چالیس آدمی ہلاک اور دو ہزار مجروح ہوئے۔ ان مجروحین میں سے اکثر کے بہت خفیف چوٹیں آئیں مردہ اشخاص میں سے بیس عورتیں دس بچے چھ جنرل اور تیس افسران شامل ہیں۔ جنرل ڈوڈیڈ آف جنرل نزراف۔ اور سابق وزیر موسیو کو دون شف بھی مارے گئے۔

لنڈن۔ ۱۸ر اپریل۔ لزبن سے ایک پیغام مظہر ہے۔ کہ کل دار الخلافہ میں فوج نے بغاوت کر دی بعض افواج جو لزبن میں مقیم ہیں وہ بھی اس میں شریک ہو گئیں۔ اعلان کیا گیا ہے۔ کہ گورنمنٹ نے امن کی بحالی کے ذرائع اختیار کئے ہیں۔ (لزبن پرتگال کا دار الخلافہ ہے) ٭

ریوٹر کی ۱۷ر اپریل کی خبر ہے۔ کہ مسٹر گاڈ فرے چارلس اسحٰق مینجنگ ڈائرکٹر مارکونیز وائرلیس ٹیلیگراف کمپنی لمٹیڈ اپنے مکان بمقام سرے میں فوت ہوئے۔ آپ لارڈ ریڈنگ وائسرائے ہند کے بھائی تھے۔ اپنے والد کی میوہ جات کی تجارت اور جہاز کی دلالی کے کام میں شامل ہو گئے۔ اور بطور کاروباری آدمی کے کافی شہرت حاصل کی۔ اس کے بعد ۱۹۱۰ء میں انہوں نے میرکونی کی وائرلیس ٹیلیگراف کمپنی کا انتظام اپنے ہاتھ میں لے لیا